



## تعلیم و تزکیہ کے نظام میں سیرت النبی ﷺ کا اطلاق

### APPLICATION OF THE SEERAH OF THE PROPHET ﷺ IN THE SYSTEM OF EDUCATION AND SELF-PURIFICATION

**Dr. Sumayyah Rafique**

Assistant Professor

Head Department of Islamic Thought and Culture

NUML, Karachi Campus

[srafique@numl.edu.pk](mailto:srafique@numl.edu.pk)

#### Abstract:

*The life and character of Prophet Muhammad (Seerat-un-Nabi) serve as a profound source of guidance in the system of education and moral development. His exemplary personality encompasses qualities such as honesty, compassion, patience, justice, and humility, which are essential for holistic human development. Integrating Seerat-un-Nabi into educational curricula helps nurture students not only intellectually but also ethically and spiritually, shaping their character in alignment with moral values. The application of Seerat-un-Nabi in education emphasizes the development of virtues rather than mere acquisition of knowledge. It encourages educators to adopt a holistic approach that includes intellectual growth alongside moral and spiritual refinement. By studying the Prophet's life, students learn the importance of empathy, respect for others, responsibility, and social justice values that foster harmony and peaceful coexistence within society.*

*Moreover, Seerat-un-Nabi provides practical examples of how to overcome challenges with patience and integrity. His leadership qualities, such as fairness and inclusiveness, offer a model for conflict resolution and community building in educational settings. This integration promotes character education, which is critical in combating contemporary social issues like intolerance, discrimination, and moral decline. In moral development, Seerat-un-Nabi acts as a blueprint for self-discipline, kindness, and ethical conduct. His interactions with people from diverse backgrounds highlight the significance of tolerance and respect in nurturing a balanced personality. Embedding these teachings within education systems encourages students to internalize positive behaviors, making them responsible citizens and compassionate human beings.*

*In conclusion, the application of Seerat-un-Nabi in education and moral development is vital for creating well-rounded individuals who contribute positively to society. It bridges intellectual growth with ethical consciousness, ensuring that education is not just about knowledge but also about building character.*

**Keywords:** Seerat-un-Nabi, Education, Moral Development, Character Building, Ethical Values

تعلیم و تزکیہ کے نظام میں سیرت النبی ﷺ کا اطلاق ایک انتہائی اہم اور معنویت کا حامل موضوع ہے، جو نہ صرف تعلیمی میدان میں نظریاتی اور عملی علوم کی گہری تفہیم فراہم کرتا ہے بلکہ طلبہ کی شخصیت سازی اور اخلاقی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ، جو کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ، کردار، اخلاق اور معاشرتی اصولوں کا جامع مجموعہ ہے، تعلیمی نصاب میں شامل کر کے طلبہ کو ایک متوازن فکری اور نفسیاتی تربیت دی جاسکتی ہے۔ تزکیہ نفس کے تناظر میں سیرت النبی ﷺ کا کردار غیر معمولی ہے، کیونکہ یہ نظام تعلیم کو محض معلومات کی ترسیل تک محدود نہیں رہنے دیتا بلکہ اخلاقی و سماجی اقدار کی بھی نشوونما کرتا ہے۔ علمی تحقیقات سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ سیرت کی تعلیمات طلبہ میں صبر، شفقت، انصاف پسندی، تحمل اور خود احتسابی جیسے اعلیٰ انسانی صفات کی افزائش کرتی ہیں، جو تعلیمی اور معاشرتی دونوں حوالوں سے مثبت اثرات کا باعث بنتی ہیں۔

تعلیمی نظام میں سیرت النبی ﷺ کے اصولوں کا انضمام ایک ہمہ جہت تدریسی ماڈل کی تشکیل کرتا ہے، جو اسلامی تعلیمات اور جدید تعلیمی فلسفے کو مربوط کرتے ہوئے طلبہ کو علمی مہارتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی بصیرت بھی عطا کرتا ہے۔ اس مدلل طریقہ کار سے طلبہ میں نہ صرف علمی ترقی ہوتی ہے بلکہ ان کی شخصیت میں ایک متوازن اور مستحکم اخلاقی فہم بھی پروان چڑھتا ہے۔ مزید برآں، سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات کے ذریعے طلبہ کو انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں ایک عملی اور حقیقی نمونہ فراہم کیا جاتا ہے، جس سے وہ عصری چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔ اس حوالے سے تعلیم و تزکیہ میں سیرت کا اطلاق فرد کی شخصی، اخلاقی اور سماجی ترقی کے لیے ناگزیر حیثیت رکھتا ہے اور ایک بہترین تعلیمی نظام کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔



## تعلیم کے لغوی و اصطلاحی معانی

انسانی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں تعلیم کا کردار بنیادی اور فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ تعلیم ہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے انسان شعور، تہذیب، اخلاق، اور فہم حاصل کرتا ہے۔ تعلیم محض معلومات کی ترسیل کا نام نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت تربیتی عمل ہے جو انسان کے ظاہری و باطنی، فکری و عملی، روحانی و اخلاقی پہلوؤں کو سنوارتا ہے۔ اس عظیم عمل کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے اس کے لغوی و اصطلاحی مفہام کا جاننا ضروری ہے۔ لفظ "تعلیم" عربی زبان سے ماخوذ ہے۔ ابن منظور بیان کرتے ہیں:

"عَلَّمَ: مَنْ التَّعْلِيمِ، أَيْ التَّبْيِينِ وَالتَّفْهِيمِ، وَالْعِلْمُ ضِدُّ الْجَهْلِ."<sup>1</sup>

"علم" تعلیم دینے کے معنی میں ہے، یعنی کسی بات کو واضح کرنا اور سمجھانا۔ "علم" جہالت کا ضد ہے۔

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ "تعلیم" کا لغوی مفہوم کسی بات کو واضح کرنا، سمجھانا اور سکھانا ہے۔ گویا تعلیم کا مطلب ہے علم کو دوسروں تک پہنچانا اور ان کی جہالت کو دور کرنا۔

تعلیم کا اصطلاحی مفہوم مختلف علمی و فکری مکاتب فکر کے مطابق مختلف پہلو رکھتا ہے، لیکن عمومی طور پر یہ ایک منظم اور مربوط عمل ہے جو فرد کو اخلاقی، علمی، فکری اور عملی تربیت دیتا ہے۔ جمیل صلیبا بیان کرتے ہیں:

"التعليم: هو نقل المعارف والمهارات من المعلم إلى المتعلم بطريقة منهجية منظمة

تهدف إلى تنمية شخصية المتعلم."<sup>2</sup>

"تعلیم: ایک منظم اور مربوط طریقہ ہے جس کے ذریعے معلم، متعلم کو علم و ہنر منتقل کرتا ہے تاکہ متعلم کی شخصیت کو

نشو و نمادی جاسکے۔"

یہ تعریف تعلیم کو صرف معلومات کی منتقلی نہیں بلکہ شخصیت سازی کا عمل قرار دیتی ہے۔ تعلیم انسان کی سوچ، رویے، مہارت اور اقدار پر اثر انداز ہو کر اسے ایک ذمہ دار اور باشعور فرد بناتی ہے۔

لغوی اور اصطلاحی تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تعلیم صرف معلومات سیکھنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ جہت تربیتی عمل ہے جو فرد کی فکری، اخلاقی اور عملی زندگی کو سنوارتا ہے۔ لغت کی روشنی میں تعلیم کا مطلب کسی بات کو واضح اور سمجھانا ہے جبکہ اصطلاح میں یہ ایک مربوط، منظم عمل ہے جو متعلم کی شخصیت کو مکمل طور پر نکھارتا ہے۔ لہذا، تعلیم انسانی زندگی کی روح ہے جو اسے مقصد حیات، شعور اور کردار عطا کرتی ہے۔

## تزکیہ کے لغوی و اصطلاحی معانی

انسان کی فطرت میں نیکی اور بدی کا شعور ودیعت کیا گیا ہے، لیکن اس شعور کو عملی زندگی میں پروان چڑھانے کے لیے ایک مسلسل تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام میں انسان کی روحانی، اخلاقی اور باطنی اصلاح کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے، اور اسی مقصد کے لیے "تزکیہ" کا عمل رکھا گیا ہے۔ تزکیہ دراصل انسان کے نفس کو پاک کرنا، اخلاقی برائیوں سے نجات دلانا اور نیکیوں سے مزین کرنا ہے۔ قرآن و سنت میں تزکیہ کا بار بار ذکر آیا ہے۔ اس عظیم مفہوم کو بہتر انداز میں سمجھنے کے لیے اس کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم جاننا نہایت ضروری ہے۔ لفظ "تزکیہ" عربی زبان کے مادہ "زکّی" سے نکلا ہے، جس میں پاکیزگی، نشو و نما اور برکت کے معانی پائے جاتے ہیں۔ ابن منظور بیان کرتے ہیں:

"الزَّكَاةُ: النَّمَاءُ وَالطَّهَارَةُ... وَزَكَّيْ نَفْسَهُ: طَهَّرَهَا وَنَمَّاهَا."<sup>3</sup>

"زکاۃ (یا تزکیہ): بڑھنے اور پاک ہونے کو کہتے ہیں... اور زکّی نَفْسَهُ کا مطلب ہے کہ اُس نے اپنے نفس کو پاک کیا

اور اسے نشو و نمادی۔"

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ تزکیہ کا لغوی مفہوم کسی چیز کو پاک صاف کرنا، نشو و نمادی اور اس میں بھلائی پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ "تزکیہ نفس" کا مطلب

<sup>1</sup> ابن منظور، لسان العرب، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 2010ء، ج 12، ص 387

<sup>2</sup> جمیل صلیبا، المعجم الفلسفی، بیروت: دارالکتب اللبنانی، 1982ء، ج 1، ص 342

<sup>3</sup> ابن منظور، لسان العرب، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 2010ء، ج 14، ص 358



ہے نفس کو گناہوں سے پاک کرنا اور اسے نیکیوں سے مزین کرنا۔

شریعت کی اصطلاح میں تزکیہ کا مطلب انسان کی باطنی، اخلاقی، روحانی اور نفسی اصلاح ہے۔ یہ ایسا تربیتی عمل ہے جس کے ذریعے انسان اپنے نفس کو شر سے پاک کرتا ہے اور خیر کی طرف راغب ہوتا ہے۔ علامہ راغب اصفہانی بیان کرتے ہیں:

"التزكية: جعل الشيء زكياً، ويستعمل ذلك في تنمية المال، وتطهير النفس، وتنميتها بالخصال الحميدة."<sup>4</sup>

"تزکیہ: کسی چیز کو پاکیزہ بنانا، یہ لفظ مال کو بڑھانے، نفس کو پاک کرنے اور اسے عمدہ صفات سے مزین کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔"

یہ تعریف بتاتی ہے کہ تزکیہ صرف صفائی یا تطہیر کا نام نہیں بلکہ نفس کو اخلاقی فضائل سے آراستہ کرنے، اسے سنوارنے اور اعلیٰ انسانی اقدار اپنانے کا نام ہے۔ اسلام میں تزکیہ کا مقصد ایک ایسا فرد تیار کرنا ہے جو ظاہری و باطنی اعتبار سے اللہ کی رضا کے قریب ہو۔

تزکیہ کا لغوی مطلب پاکیزگی اور نشوونما ہے، جبکہ اصطلاح میں یہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے جو انسان کو روحانی، اخلاقی، اور نفسی اعتبار سے پاک و صاف کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں تزکیہ ایک مستقل اور بنیادی عمل ہے، جس کے بغیر ایمان کی تکمیل ممکن نہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد بھی تعلیم کے ساتھ ساتھ تزکیہ قرار دیا ہے۔ لہذا، تزکیہ نہ صرف انفرادی اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ اجتماعی فلاح و بہبود کے لیے بھی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا منصب تعلیم و تزکیہ

اسلامی تعلیمات میں نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بطور معلم اور مربی بھیجا تاکہ وہ اپنی امت کو صرف دین کی معلومات نہ دیں بلکہ ان کی روحانی اور اخلاقی اصلاح بھی کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے منصب کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ امت کو آیات کی تلاوت کریں گے، ان کی تزکیہ کریں گے، اور انہیں کتاب و حکمت سکھائیں گے۔ اس حوالے سے سورۃ البقرہ کی ایک اہم آیت روشنی ڈالتی ہے، جو منصب تعلیم و تزکیہ کے چار اہم پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"<sup>5</sup>

"انہیں (اللہ) کی آیات سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

علامہ طباطبائی بیان کرتے ہیں:

"تلاوة الآيات: هي تلاوة القرآن وتبيان معانيه للناس، ليعرفوا أمر دينهم ويتفقهوا فيه."<sup>6</sup>

آیات کی تلاوت کا مطلب ہے قرآن کی تلاوت کرنا اور اس کے معانی لوگوں کے سامنے واضح کرنا تاکہ وہ اپنے دین کے احکام اور تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

نبی کریم ﷺ کا پہلا فرض تھا کہ وہ اللہ کی آیات کو پڑھ کر لوگوں کے سامنے پیش کریں، تاکہ امت کو دین کی بنیاد ملے اور وہ قرآن کی روشنی میں زندگی گزار سکیں۔ علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں:

"التزكية: تنقية النفس من الرجز والمعاصي، وتنميتها بالفضائل والأخلاق الحميدة."<sup>7</sup>

تزکیہ کا مطلب ہے نفس کو گناہوں اور برائیوں سے پاک کرنا اور اسے نیک خصوصیات اور عمدہ اخلاق سے آراستہ

<sup>4</sup> الراغب الأصفهاني، المفردات في غريب القرآن، بيروت: دار القلم، 2007، ص 122

<sup>5</sup> البقرہ: 129

<sup>6</sup> طباطبائی، محمد حسین، تفسیر المیزان، قم: مؤسسة المیزان، 1403ھ، ج 4، ص 150

<sup>7</sup> القرطبي، محمد بن احمد، الجامع لأحكام القرآن، مصر: دار المعارف، 1374ھ، ج 2، ص 224



کرنا۔

نبی ﷺ کی ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں کی نہ صرف ظاہری تعلیم کریں بلکہ ان کی باطنی اصلاح بھی کریں تاکہ ان کا نفس پاک اور پرورش یافتہ ہو۔ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"تعلیم الکتاب: تعلیم القرآن الکریم وشرح معانیہ وأحكامه للمؤمنین."<sup>8</sup>  
 کتاب کی تعلیم سے مراد قرآن مجید کی تعلیم اور اس کے معانی و احکام کو مؤمنین تک پہنچانا ہے۔

نبی ﷺ کا ایک اہم منصب یہ تھا کہ وہ قرآن کی تعلیم دیں تاکہ امت کو دین کی صحیح سمجھ حاصل ہو اور وہ اپنے عقائد و اعمال کو قرآن کے مطابق ڈھال سکیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی بیان کرتے ہیں:

"الحكمة: العلم النافع والعمل الصالح، وهي من صفات الأنبياء الكرام."<sup>9</sup>  
 حکمت کا مطلب ہے مفید علم اور نیک عمل، جو انبیاء کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔

نبی ﷺ نہ صرف قرآن سکھاتے بلکہ حکمت بھی عطا کرتے، یعنی زندگی کے عملی پہلوؤں میں دانشمندی اور صحیح طریقہ کار سکھاتے تاکہ لوگ اپنے معاملات میں انصاف، اعتدال اور فہم کا مظاہرہ کریں۔

نبی کریم ﷺ کا منصب تعلیم و تزیہ چار اہم ستونوں پر قائم تھا: آیات کی تلاوت، تزیہ نفس، کتاب کی تعلیم، اور حکمت کی فراہمی۔ ان تمام پہلوؤں سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم صرف ظاہری معلومات کی فراہمی تک محدود نہیں بلکہ وہ ایک جامع تربیتی عمل ہے جو انسان کی روح، اخلاق، علم اور عمل کو بہتر بنانے کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ آج بھی نبی ﷺ کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرتی ہے۔

### تعلیم کے میدان میں سیرت نبوی ﷺ کا اطلاق

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ تعلیم و تربیت کا وہ جامع نمونہ ہے جس نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط رہنمائی فراہم کی۔ آپ ﷺ کی تعلیم کا بنیادی ذریعہ اللہ تعالیٰ کی وحی تھی، جو قرآن مجید کی صورت میں نازل ہوئی۔ آپ ﷺ بحیثیت معلم کامل نے اپنی امت کو نہ صرف علم کی ترسیل کی بلکہ حکمت، نرمی، شفقت اور تدریجی طریقہ تعلیم کے ذریعے شخصیت سازی اور اخلاقی تربیت بھی فراہم کی۔

### وحی الہی کے ذریعے علم کی فراہمی

اسلامی تعلیمات میں علم کی بنیاد وحی الہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا جو نہ صرف ایک مذہبی کتاب ہے بلکہ ایک جامع دستورِ حیات ہے۔ قرآن نے دنیا اور آخرت کی زندگی کے لیے مکمل رہنمائی دی ہے، جس میں عقائد، عبادات، اخلاق، معاشرت، قانون، اور معاشی اصول شامل ہیں۔ اس لحاظ سے قرآن کو ہدایت اور تعلیم کا جامع دستور قرار دیا جاسکتا ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ:

قرآن زندگی کا مکمل دستور ہے اور یہ نبی ﷺ کو اللہ کی طرف سے ملنے والا پہلا معلم ہے۔<sup>10</sup>

شبیر احمد عثمانی کا یہ بیان واضح کرتا ہے کہ قرآن نہ صرف دینی تعلیم کا ذریعہ ہے بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کی رہنمائی کا مکمل نصاب ہے۔ یہ علم کا اولین اور بنیادی سرچشمہ ہے جسے نبی ﷺ نے اپنی امت تک پہنچایا۔ قرآن کی تعلیم محض زبانی تلاوت تک محدود نہیں بلکہ اس کے معانی، حکمت اور عملی پہلوؤں کی سمجھ اور اپنانے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ وحی انسانی عقل، فطرت اور تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ رہ کر انسان کو مکمل اور متوازن تعلیم دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا"<sup>11</sup>

<sup>8</sup> ابن کثیر، اسماعیل، تفسیر ابن کثیر، دمشق: دار الکتب العلمیہ، 1414ھ، ج 1، ص 310

<sup>9</sup> سیوطی، جلال الدین، الدر المنثور، بیروت: دار صادر، 1408ھ، ج 1، ص 112

<sup>10</sup> شبیر احمد عثمانی، شرح تفسیر قرآن، کراچی: ادارہ الفکر الاسلامی، 1995ء، ج 1، ص 45

<sup>11</sup> احمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث نمبر 10533، بیروت: دار التراث، 1405ھ



یہ مختصر مگر جامع بیان نبی ﷺ کے منصبِ تعلیم کو واضح کرتا ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف وحی کو منتقل کرنے والے تھے بلکہ اپنی حکمت، نرمی اور شفقت سے اپنی امت کو تعلیم و تربیت دیتے تھے۔ ابن قیم الجوزیہ فرماتے ہیں:

"كان النبي ﷺ يعلم أصحابه شيئاً فشيئاً، فلا يثقل عليهم في البداية، بل يبسر لهم العلم بحسب طاقتهم، حتى يرسخ في قلوبهم."<sup>12</sup>

نبی ﷺ اپنے اصحاب کو تدریجی انداز میں علم دیتے تھے تاکہ شروع میں وہ اس سے بوجھ محسوس نہ کریں بلکہ ان کی طاقت کے مطابق علم آسانی سے پہنچائیں تاکہ وہ دلوں میں مضبوطی سے بیٹھ جائے۔

ابن قیم کا بیان نبی ﷺ کی تدریجی تعلیم کے اسلوب کی وضاحت کرتا ہے، جو ایک بہترین تعلیمی حکمت عملی ہے۔ اس طریقہ میں علم کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے دیا جاتا ہے تاکہ طالب علم پر بوجھ نہ پڑے اور وہ آرام آرام سیکھ سکے۔ اس سے علمی فہم مضبوط ہوتا ہے اور علم کی جڑیں گہری ہوتی ہیں، جو یادداشت اور عمل دونوں کے لیے ضروری ہے۔ یہ طریقہ نہ صرف فکری بلکہ نفسیاتی طور پر بھی تعلیم کا بہترین ماڈل ہے، جو آج کے جدید تعلیمی نظاموں میں بھی اپنایا جاتا ہے۔ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں:

"رسول الله ﷺ كان رقيقاً في تعليمه، ليناً في تربيته، لم يغلظ على أحد، بل كان يعطف على الناس ويصبر عليهم."<sup>13</sup>

رسول اللہ ﷺ اپنی تعلیم میں نہایت نرمی اور لطافت رکھتے تھے، لوگوں کے ساتھ شفقت اور صبر سے پیش آتے تھے، کبھی کسی پر سختی نہ کرتے تھے۔

ابن حجر کا یہ اقتباس نبی ﷺ کے نرم دل اور ہمدرد استاد ہونے کی خصوصیت کو اجاگر کرتا ہے۔ تعلیم میں نرمی اور محبت کا عنصر طالب علم کے ذہن میں جذبہ سیکھنے کو بڑھاتا ہے اور اس کا تعلیمی عمل کامیاب بناتا ہے۔ نبی ﷺ کی شفقت اور صبر نے نہ صرف علم کو آسان اور قابل قبول بنایا بلکہ لوگوں کو دین قبول کرنے اور اپنانے پر آمادہ بھی کیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم میں سختی اور جبر کی بجائے رحمدلی اور حکمت کا طریقہ زیادہ مؤثر اور کامیاب ہوتا ہے۔

سیرت نبوی ﷺ میں تعلیم کا نظام وحی اور حکمت پر مبنی ہے۔ قرآن کی تعلیم اللہ کی طرف سے نازل شدہ مکمل دستور ہے، اور نبی ﷺ نے اپنے منصب معلم کے طور پر علم کو نہایت نرمی، تدریجی انداز اور حکمت کے ساتھ اپنی امت کو پہنچایا۔ اس تعلیمی نظام میں فرد کی استعداد، حالات اور فہم کو ملحوظ خاطر رکھا گیا، تاکہ تعلیم صرف معلومات کی ترسیل نہ ہو بلکہ شخصیت کی تعمیر اور اخلاقی تربیت کا باعث بنے۔ یہی جامع تعلیمی ماڈل آج بھی تعلیم و تربیت کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔

**تدریجی، حکیمانہ تعلیم**

نبی کریم ﷺ کی تعلیم کا ایک نمایاں وصف تدریجی اور حکیمانہ طریقہ تھا، جس میں ابتدائی طور پر ایمان، توحید اور آخرت جیسے بنیادی عقائد پر توجہ دی گئی تاکہ دلوں میں توحید کی گہرائی اور آخرت کا شعور مضبوط ہو۔ اس کے بعد عملی عبادات، اخلاقی اصول، معاشرتی معاملات اور حدود و قوانین کی تعلیم دی گئی تاکہ انسان نہ صرف عقیدہ رکھے بلکہ اس پر عمل بھی کر سکے۔ ڈاکٹر طاہر القادری فرماتے ہیں:

"رسول الله ﷺ کی تدریجی تعلیم کا انداز انسانی فطرت کی نفسیات اور استعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے تھا۔ آپ نے علم کے بوجھ کو کم کیا اور دلوں میں ایمان کو جمانے پر توجہ دی تاکہ وہ علم نہ صرف سرزد ہو بلکہ رگ و پے میں سما جائے۔"<sup>14</sup>

طاہر القادری کا بیان یہ واضح کرتا ہے کہ تعلیم میں تدریجی طریقہ کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس طرح پیش کیا جائے کہ وہ ذہنی بوجھ کا باعث نہ بنے۔ طلبہ کو ابتدا میں بنیادی عقائد سے آشنا کیا جاتا ہے تاکہ ان کے ایمان کی بنیاد مضبوط ہو۔ اس کے بعد وہی تعلیم ان کے عملی زندگی کے پہلوؤں سے جوڑی جاتی ہے۔ اس سے طلبہ کی نفسیاتی،

<sup>12</sup> ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد، ریاض: دار ابن القیم، 1410ھ، ج 1، ص 89

<sup>13</sup> ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، قاہرہ: دار القلم، 1399ھ، ج 2، ص 210

<sup>14</sup> محمد طاہر القادری، درس و تدریس کے اصول، لاہور: ادارہ منہاج القرآن، 2015ء، ص 125



فکری اور عملی صلاحیتوں میں توازن پیدا ہوتا ہے اور تعلیم کا اثر زیادہ دیر پا اور گہرا ہوتا ہے۔ مولانا مودودی لکھتے ہیں:

"نبی ﷺ کا تعلیمی نظام دل و دماغ دونوں کو متحرک کرتا ہے، جہاں ایمان کے بنیادی اصول پہلے واضح کیے جاتے ہیں، اور پھر عملی زندگی کے پیچیدہ مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے تاکہ انسان کا ہر پہلو تعلیم سے آراستہ ہو۔" <sup>15</sup>

مودودی صاحب کی رائے میں، تعلیم محض معلومات کا ذخیرہ نہیں بلکہ ایک متحرک عمل ہے جو انسان کی شخصیت کی تمام جہتوں کو نشوونما دیتا ہے۔ وہ اس نظام کی جامعیت پر زور دیتے ہیں جہاں نظریات کے ساتھ ساتھ عمل پر بھی توجہ دی جاتی ہے تاکہ انسان ایک مکمل اور متوازن کردار کا حامل بنے۔ نبی ﷺ نے تعلیم و تربیت کے لیے مخصوص مراکز قائم کیے تاکہ تعلیم منظم اور موثر انداز میں دی جاسکے:

- **دارالقم:** نبی ﷺ کا ابتدائی خفیہ تعلیمی مرکز جہاں ابتدائی دور میں قرآنی صحابہ کو اسلامی کی بنیادی تعلیمات دی جاتیں۔
- **مسجد نبوی:** ایک ہمہ جہت تعلیمی مرکز جو عبادات کے ساتھ ساتھ فقہ، اخلاق، تاریخ، اور مختلف علمی موضوعات کا مرکز تھا۔
- **صفہ کا نظام:** یہ ایک مستقل رہائشی تعلیمی نظام تھا جہاں طلبہ کو مکمل تعلیمی اور عملی تربیت فراہم کی جاتی تھی۔

ڈاکٹر طاہر القادری فرماتے ہیں:

"دارالقم اور مسجد نبوی جیسے ادارے نبی ﷺ کے تعلیمی وژن کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں تعلیم کو منظم، مربوط اور ہر طبقے کے لیے قابل رسائی بنایا گیا۔ یہ ادارے تعلیم کی مختلف اقسام کو مربوط کر کے ایک جامع نظام تشکیل دیتے ہیں۔" <sup>16</sup>

طاہر القادری کے مطابق، تعلیمی مراکز کا قیام اس بات کی دلیل ہے کہ تعلیم محض ایک زبانی عمل نہیں بلکہ ایک منظم، ادارہ جاتی عمل ہے۔ ان مراکز نے تعلیم کو ہر فرد کی ضرورت کے مطابق پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ ادارے نہ صرف دینی علوم کی فراہمی بلکہ اخلاقی و سماجی تربیت کا بھی مرکز تھے، جس سے امت کے تمام شعبے مستفید ہوتے رہے۔ مولانا مودودی کا کہنا ہے:

"مسجد نبوی ایک تعلیمی و تربیتی ادارہ تھی جہاں امت کو علمی، اخلاقی، فقہی اور عملی طور پر تیار کیا جاتا تھا تاکہ وہ دین کے تقاضوں کو پوری طرح سمجھ کر زندگی میں نافذ کر سکیں۔" <sup>17</sup>

مودودی صاحب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسجد نبوی کی اہمیت عبادت کے علاوہ تعلیمی و تربیتی مرکز کی حیثیت سے بھی ہے۔ اس مرکز نے ایک ایسا ماحول فراہم کیا جہاں علم کا تبادلہ ہوتا اور صحابہ کرام کو عملی میدان میں دین کی تعلیم دی جاتی۔ یہ جامع نظام امت کی فکری اور عملی تربیت کا محرک تھا۔ نبی ﷺ نے تعلیم کو محدود جگہ یا وقت تک محصور نہیں رکھا بلکہ ہر موقع اور جگہ کو تعلیم کے لیے استعمال کیا:

- **بازار:** معاشرتی اخلاقیات، تجارت کے آداب، اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی جاتی۔
- **گھر:** بچوں اور اہل خانہ کی دینی و اخلاقی تربیت کا مرکز۔
- **جنگ:** صبر، استقامت، حکمت عملی، اور قربانی کے اسباق دیے جاتے۔
- **صلح:** امن، عدل، اور تحمل کا درس دیا جاتا۔
- **سفر:** حالات کے مطابق حکمت و صبر کی تعلیم دی جاتی۔

ڈاکٹر طاہر القادری بیان کرتے ہیں:

"نبی ﷺ کی تعلیم کا کمال یہ تھا کہ آپ نے زندگی کے ہر لمحے کو تعلیمی موقع بنایا، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیم

<sup>15</sup> مولانا مودودی، تفسیر القرآن الکریم، کراچی: ادارہ فیضان اسلام، 1988ء، ج 3، ص 87

<sup>16</sup> محمد طاہر القادری، ادارہ منہاج القرآن، لاہور، تعلیم و تربیت کے نظریات، 2010ء، ص 209

<sup>17</sup> مولانا مودودی، نظام اسلامی، لاہور: ادارہ فیضان اسلام، 1992ء، ص 11





ہر دور اور ہر جگہ زندہ اور مؤثر ہے۔" 18

طاہر القادری کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی تعلیم کا فلسفہ زندگی کے ہر پہلو کو تعلیم کا حصہ بنانے پر تھا۔ یہ طریقہ تعلیم کو زندگی کے تمام رنگوں سے جڑنے کا موقع دیتا ہے، جس سے تعلیم صرف کتابوں یا مخصوص کلاس روم تک محدود نہیں رہتی بلکہ ہر جگہ، ہر حالت میں جاری رہتی ہے۔ مولانا مودودی لکھتے ہیں:

"زندگی کے ہر موقع کو تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنانا نبی ﷺ کا شاہکار تعلیمی انداز تھا جس نے دین کو ایک زندہ، حیثیتی جانتی حقیقت بنا دیا۔" 19

مودودی صاحب کے مطابق، نبی ﷺ کی تعلیمی حکمت عملی جامع اور ہمہ جہت تھی، جس نے دین کو صرف نظریہ ہی نہیں بلکہ عملی زندگی کا حصہ بنایا۔ ہر جگہ تعلیم و تربیت کے مواقع تلاش کر کے آپ ﷺ نے امت کو ایک مکمل اور مربوط تعلیمی ماحول فراہم کیا۔

سیرت نبوی ﷺ میں تعلیم ایک متوازن، جامع اور حکیمانہ نظام کے تحت دی گئی جو دل و دماغ، نظریہ اور عمل، فرد اور معاشرہ، سب کو مد نظر رکھتی ہے۔ موجودہ دور کے علما جیسے ڈاکٹر طاہر القادری اور مولانا مودودی نے بھی اس نظام کی افادیت کو تسلیم کیا اور اسے موجودہ تعلیمی چیلنجز کے حل کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا۔

### تزکیہ کے میدان میں سیرت نبوی ﷺ کا اطلاق

تزکیہ کے میدان میں سیرت نبوی ﷺ کا اطلاق ایک جامع اور عملی نمونہ پیش کرتا ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے نہ صرف انسان کے باطن کی صفائی اور اخلاق کی اصلاح کی تعلیم دی بلکہ اپنی زندگی کے ہر پہلو سے اسے عملی شکل بھی دی۔ سیرت پاک ﷺ میں دل کی نرم دلی، نفوس کی پاکیزگی، صفات حسنہ کی پرورش، اور برائیوں سے بچنے کا کامل طریقہ موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تزکیہ کے عمل میں نبی ﷺ کی سیرت کو بنیاد بنا کر انسان اپنی روحانی ترقی اور اخلاقی بلندی حاصل کر سکتا ہے۔

**دل و باطن کی اصلاح**

دل اور باطن کی اصلاح اسلام کا مرکزی ستون ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا محور نفس کی صفائی، دل کی پاکیزگی، اور باطن کی تعمیر ہے۔ نبی ﷺ نے شرک، ریا، حسد اور بغض جیسے امراض قلب کو دور کرنے اور توحید، اخلاص، محبت، اور عفو جیسی فضائل کو فروغ دینے پر خاص زور دیا۔

**شرک سے توحید کی طرف رہنمائی**

شرک نفس کی سب سے بڑی آلودگی ہے۔ اس کی جگہ توحید کو جگہ دینا دل کی اصل صفائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ" 20

اللہ شرک کو ہر گز معاف نہیں کرے گا لیکن جو کچھ شرک کے علاوہ

ہے اسے جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

یہ آیت شرک کی سنگینی واضح کرتی ہے اور نبی ﷺ نے اپنی سیرت میں توحید کی تعلیم کو دلوں میں گہرا کرنے کا خاص اہتمام فرمایا تاکہ بندہ اللہ کے علاوہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ دل کی صفائی کا یہی سب سے بڑا معیار ہے کہ انسان اپنے رب کے سوا کسی کی عبادت یا بندگی نہ کرے۔

**ریا سے اخلاص کی طرف رہنمائی**

اخلاص عمل کی جان ہے، بغیر نیت کی صفائی عمل کا کوئی فائدہ نہیں۔ اخلاص کا مفہوم دل کی نیت کی صفائی ہے، جو عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص بناتا ہے۔ نبی ﷺ نے اخلاص کی تعلیم دی تاکہ عمل ریاکاری سے پاک ہو اور اللہ کی بارگاہ میں قابل قبول ہو۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِغُلَامٍ مِمَّنْ نَفَى" 21

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو۔

18 محمد طاہر القادری، درس و تدریس کے اصول، لاہور: ادارہ منہاج القرآن، 2015ء، ص 137

19 مولانا مودودی، تفسیر القرآن الکریم، کراچی: ادارہ فیضان اسلام، 1989ء، ج 4، ص 169

20 النساء: 48

21 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2011ء، حدیث نمبر 1، ص 6094



یہ حدیث اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے جس میں واضح کیا گیا کہ ہر عمل کی قبولیت کا معیار دل کی نیت ہے۔ ریا اور دکھاوے کو دل سے نکالنا اخلاص کی علامت ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی اخلاص کی کامل مثال تھی، آپ نے ہر عمل میں اللہ کی رضا کو مقدم رکھا۔

### حد و بغض سے محبت و عفو کی طرف رہنمائی

محبت اور عفو دل کی صفائی کے لازمی پہلو ہیں جو معاشرتی ہم آہنگی کی ضمانت ہیں۔ دل میں بغض اور حسد نہ صرف ذاتی نقصان کا باعث بنتے ہیں بلکہ معاشرے میں فتنہ اور فساد پیدا کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے عمل سے محبت اور عفو کی تعلیم دی تاکہ دل صاف اور معاشرہ مضبوط ہو۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ" <sup>22</sup>

جو شخص لوگوں سے تعلقات منقطع کر لے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث بغض اور کینہ جیسے جذبات کی شدت سے منع کرتی ہے۔ دل کی صفائی کے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسروں سے محبت کریں، ان کے قصور درگزر کریں اور عفو و درگزر کو اپنائیں۔ نبی ﷺ کی زندگی میں آپ کی عفو و درگزر کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جو امت کے لئے مشعل راہ ہیں۔

### اخلاقی تربیت

اخلاقی تربیت سے مراد وہ عمل ہے جس سے انسان کے کردار میں حسن اور خوبصورتی آتی ہے۔ نبی ﷺ نے اخلاق کو دین کا حصہ قرار دیا اور اپنی زندگی کو اعلیٰ اخلاقی نمونہ بنایا تاکہ امت بھی اسی راہ پر گامزن ہو۔

### حلم (بردباری)

بردباری اخلاقی تربیت کا وہ جزو ہے جو انسان کو غصے اور نفرت سے بچاتا ہے اور تحمل کے ذریعے مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں:

"الْحِلْمُ زِينَةُ الْمُؤْمِنِ" <sup>23</sup>

بردباری مومن کی زینت ہے۔

نبی ﷺ نے بردباری کو مومن کی ایک نمایاں خصوصیت قرار دیا، جو انسان کو نرم دل اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بناتی ہے۔ آپ ﷺ نے خود ہر مشکل موقع پر حلم اور برداشت کا مظاہرہ فرمایا تاکہ امت کو بھی یہی سبق ملے۔

### صبر

صبر انسانی زندگی میں پیش آنے والی آزمائشوں میں ثابت قدمی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ" <sup>24</sup>

صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ کی مدد سے ہے۔

صبر اسلام کے ارکان میں سے ایک ہے۔ نبی ﷺ نے زندگی بھر مشکلات میں صبر کا مظاہرہ کیا اور امت کو بھی ہر سختی میں صبر اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ صبر دل و دماغ کو مضبوط کرتا ہے اور انسان کو مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت دیتا ہے۔

### عفو

معاف کرنا دل کی بلندی اور اخلاق کی نشانی ہے، جو نفرت اور دشمنی کو ختم کر دیتا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں:

"اِنْ قَعُوا عَنِ النَّاسِ وَاعْفُوا" <sup>25</sup>

لوگوں کے ساتھ بلند ظرفی سے پیش آؤ اور معاف کر دو۔

<sup>22</sup> البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2011ء، حدیث نمبر 6163

<sup>23</sup> الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2017ء، حدیث نمبر 2499

<sup>24</sup> النحل: 127

<sup>25</sup> النساء، سلیمان بن اشعث، سنن النسائی، مکتبہ قادریہ، لاہور حدیث نمبر 4043





نبی ﷺ نے عفو کو اخلاق کی اعلیٰ شکل قرار دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں کو معاف کیا اور اپنے اصحاب کو بھی معاف کرنے کی تلقین فرمائی۔ عفو دل کو پاکیزہ کرتا ہے اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔

**انکساری**

تواضع یعنی عاجزی انسان کو تکبر اور غرور سے بچاتی ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں:

"مَا نَالَ أَحَدٌ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنَ التَّوَّاضُعِ"<sup>26</sup>

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب چیز عاجزی ہے۔

نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں انتہائی عاجزی کا مظاہرہ کیا۔ انکساری انسان کو دوسروں کی عزت کرنے والا اور غرور سے بچنے والا بناتی ہے، جو کہ اخلاق کی بنیاد

ہے۔

**امانت**

امانداری انسان کی شخصیت کی پہچان ہے، جس کے بغیر معاشرت کا استحکام ممکن نہیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ الْأَمَانَةَ تَفْقِلُهُ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ هَاوَنَ عَلَيْهَا لَاقَاهُ اللَّهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ"<sup>27</sup>

امانت ایک بھاری ذمہ داری ہے اور قیامت کے دن جو اس میں سستی کرے گا وہ اللہ کو غضبناک پائے گا۔

نبی ﷺ نے امانت کو انتہائی اہمیت دی اور اسے پورے ایمان کا جزو قرار دیا۔ امانداری سے انسان دوسروں کا اعتماد جیتتا ہے اور معاشرہ مستحکم ہوتا ہے۔

**صدق**

صدق یعنی سچ بولنا اور سچائی پر قائم رہنا ایمان کی علامت ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ"<sup>28</sup>

صدق نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔

صدق صرف زبان کی بات نہیں بلکہ عمل میں بھی سچائی ہے۔ نبی ﷺ نے صداقت کو ایمان کی بنیاد قرار دیا اور اپنی زندگی میں اس کی بہترین مثال پیش کی۔

**عفت**

عفت نفس کی حفاظت انسان کو بے حیائی اور فحاشی سے بچاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَالَّذِينَ هُمْ لِأَعْيُنِهِمْ هَحَافِظُونَ"<sup>29</sup>

اور جو اپنے اعضائے جسم کو حفظ کرتے ہیں۔

نبی ﷺ نے اپنی تعلیمات میں عفت کو بہت اہمیت دی۔ عفت سے انسان نہ صرف اپنے نفس کو محفوظ رکھتا ہے بلکہ معاشرہ بھی پاکیزہ رہتا ہے۔ دل و باطن کی اصلاح اور اخلاقی تربیت نبی ﷺ کی تعلیمات کا لازمی جزو ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کو اعلیٰ اخلاقی نمونہ بنا کر امت کو دل کی صفائی، اخلاص، محبت، عفو، اور دیگر اخلاقی اوصاف کی تعلیم دی تاکہ وہ ایک بہترین اور متوازن معاشرہ قائم کر سکیں۔

**تزکیہ بالعمل: سیرت نبوی ﷺ کا جامع تناظر**

تزکیہ بالعمل کا مفہوم صرف زبانی تعلیمات تک محدود نہیں بلکہ یہ علم و معرفت کے حصول کے ساتھ ساتھ ان علوم کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کا نام ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت پاک اس بات کا روشن نمونہ ہے کہ علم و عمل کا امتزاج ہی تزکیہ نفس کا حقیقی ذریعہ ہے۔ ابن القیم رحمہ اللہ تزکیہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

<sup>26</sup> ابن ماجہ، محمد بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2009ء، حدیث نمبر 4217

<sup>27</sup> مسلم، مسلم بن الحجاج، الصحیح المسلم، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2006ء، حدیث نمبر 1827، ص 199

<sup>28</sup> البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2011ء، حدیث نمبر 1، ص 6094

<sup>29</sup> المؤمنون: 5



"التزكية هي تزكية النفس عن الدنس، وتنقيتها من الأدران، وتنميتها بالمحاسن"<sup>30</sup>

تزکیہ کا مطلب ہے نفس کو تمام آلودگیوں سے پاک کرنا، ناپاکیوں سے صاف کرنا، اور نیک صفات سے مزین کرنا۔ اس تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ تزکیہ بالعلم ایک جامع عمل ہے جو انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہوتا ہے اور صرف نظری تعلیمات تک محدود نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی اخلاقی بلندی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ"<sup>31</sup>

اور بے شک آپ (محمد ﷺ) بہت بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔

یہ آیت نبی ﷺ کے اخلاق و کردار کی فضیلت کو واضح کرتی ہے جو محض اقوال تک محدود نہیں بلکہ عملی طور پر ہر روزمرہ کے معاملات میں جھلکتی تھی۔ آپ ﷺ کی زندگی میں صبر، حلم، عفو، صدق اور امانت جیسے اخلاقی اوصاف کی عملی نمائش تزکیہ نفس کا زندہ مظہر تھی۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں صبر و تحمل کی ایسی مثال قائم کی جو ہر مومن کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ"<sup>32</sup>

مومن کا معاملہ عجیب ہے، اس کے لیے ہر حال میں خیر ہے۔

یہ حدیث مومن کی زندگی کے مختلف حالات میں صبر اور شکر گزاری کی ترغیب دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے مومن کے لیے صبر کو تزکیہ نفس کا لازمی جزو قرار دیا ہے جو اس کے دل کو پاکیزہ کرتا ہے اور اسے مشکلات میں استقامت عطا کرتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے عفو و درگزر کو اپنی زندگی کا شعار بنایا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اپنے دشمنوں کو معاف کرنے کی ایسی اعلیٰ مثال پیش کی جو تزکیہ بالعلم کی علامت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"افْعَلُوا خَيْرًا تَجِدُوهُ"<sup>33</sup>

نیکی کرو تا کہ تمہیں نیکی ملے۔

اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ عملی زندگی میں نیکی اور معافی کی ترغیب دینا تزکیہ نفس کا حصہ ہے۔ نبی ﷺ کا یہ فرمان ہمیں سکھاتا ہے کہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اور معافی دل کو پاکیزہ کرنے کا ذریعہ ہیں، جو تزکیہ نفس کی علامت ہے۔

صدق و امانت بھی تزکیہ نفس کے بنیادی ارکان میں شامل ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو "الصادق الامین" کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے، جو آپ کی عملی زندگی میں صداقت و امانت کی اعلیٰ مثال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ"<sup>34</sup>

صداقت نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صداقت اور سچ بولنا انسان کو نیکی اور راست بازی کی طرف لے جاتا ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی میں صداقت اور امانت کا عملی مظاہرہ تزکیہ نفس کا بنیادی ستون ہے۔ تزکیہ بالعلم درحقیقت ایک مکمل نظام زندگی ہے جسے نبی کریم ﷺ نے اپنی سیرت کے ذریعے امت کے لیے واضح کیا۔ یہ نہ صرف فرد کی روحانی ترقی کا باعث ہے بلکہ معاشرتی نظام کو بھی مضبوط اور پاکیزہ بناتا ہے۔ عملی زندگی میں تزکیہ کے بغیر علم و تعلیم کا کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ نبی ﷺ نے ہمیں دکھایا کہ علم کا حقیقی مقصد نفس کی اصلاح اور اخلاقی کمال ہے، جو صرف عمل سے ممکن ہے۔

<sup>30</sup> ابن القیم، محمد بن عبد اللہ، مدارج السالکین، دمشق: دار ابن کثیر، 2000، ص 155

<sup>31</sup> القلم: 4

<sup>32</sup> الإمام أحمد بن حنبل، مسند أحمد، بیروت: دار إحياء التراث العربی، 2007، حدیث نمبر 24545

<sup>33</sup> الإمام النسائی، سنن النسائی، مصر: دار الحدیث، 1999، حدیث نمبر 4099

<sup>34</sup> الإمام البخاری، صحیح البخاری، بیروت: دار التقدیم للطباعة والنشر، 1997، حدیث نمبر 6094



## مساوات، عدل، رحم اور خدمت خلق کی تعلیم

نبی کریم ﷺ کی سیرت تعلیم و تربیت کا ایک جامع اور عملی نمونہ ہے جو نہ صرف مذہبی بلکہ معاشرتی، اخلاقی اور انسانی اقدار کو بھی فروغ دیتی ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں مساوات، عدل، رحم، اور خدمت خلق کے اصول واضح طور پر نظر آتے ہیں جو تعلیم و تزکیہ کے نظام میں شامل کیے جائیں تو معاشرہ اخلاقی، سماجی اور فکری طور پر مضبوط ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر غلاموں، عورتوں، بچوں اور اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری، عدل و اخوت کا فروغ اور رواداری کی تعلیم آج کے دور میں ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

سیرت النبی ﷺ میں مساوات کی ایسی مثال ملتی ہے جہاں آپ نے بغیر کسی امتیاز کے سب انسانوں کو برابر سمجھا۔ آپ ﷺ نے غلاموں، عورتوں اور اقلیتوں کے حقوق کا خاص خیال رکھا۔ یہ تعلیم آج کے تعلیمی نظام میں شامل ہو کر بچوں اور نوجوانوں کو سماجی مساوات کا درس دیتی ہے۔

"إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقَاصِيَ الظَّالِمُ"<sup>35</sup>

"قیمت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیئے والا انسان ظالم قاضی ہوگا۔"

یہ حدیث عدل کی اہمیت کو واضح کرتی ہے اور اس بات کی تلقین کرتی ہے کہ انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا۔ تعلیم و تزکیہ کے نظام میں اگر عدل کو بنیاد بنایا جائے تو یہ سماج میں ظلم کے خاتمے اور انصاف کی بالادستی کا سبب بنتا ہے۔ قاضی کی مثال یہاں ایک نمائندہ ہے، لیکن یہ اصول ہر فرد اور ادارے پر لاگو ہوتا ہے کہ ظلم اور نا انصافی سے بچا جائے۔

"نبی کریم ﷺ کی سیرت ایک مکمل رہنما ہے جو تعلیم کے ہر شعبے میں انسانی کردار کو نکھارتی ہے اور تعلیم و تربیت کا نظام

معاشرتی انصاف اور انسانی وقار کی حفاظت کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔"<sup>36</sup>

ڈاکٹر عبدالحمید یہاں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ سیرت نبوی ﷺ میں نہ صرف دینی علم بلکہ اخلاقی تربیت اور سماجی انصاف کے اصول موجود ہیں جو تعلیمی نظام کو مضبوط اور متوازن بناتے ہیں۔ یہ تعلیمات طلباء کی شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

"سیرت نبوی ﷺ میں غلاموں، عورتوں اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ایک بنیادی ستون ہے، جو ہمیں آج کے

تعلیمی نظام میں شامل کرنا چاہیے تاکہ تعلیم نہ صرف علم بلکہ کردار سازی کا ذریعہ بنے۔"<sup>37</sup>

مولانا مودودی یہاں اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ نبوی تعلیمات میں ہر فرد کے حقوق کا تحفظ موجود ہے، خاص طور پر محروم طبقوں کے۔ یہ پیغام آج کے تعلیمی نظام میں شامل کر کے ہم ایک جامع اور روادار معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں، جہاں ہر فرد کی عزت و وقار کا خیال رکھا جائے۔

سیرت النبی ﷺ کو تعلیم و تزکیہ کے نظام میں شامل کر کے ہم ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں جہاں مساوات، عدل، رحم، اور خدمت خلق کی تعلیم ہر فرد تک پہنچے۔ غلاموں، عورتوں، بچوں اور اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری کے اصولوں کو اجاگر کر کے ہم رواداری اور اخوت کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ یہ تعلیمات نہ صرف ماضی کی بلکہ آج کی دنیا کی ضرورت بھی ہیں تاکہ تعلیم کا اصل مقصد یعنی کردار سازی اور انسانی بہبود کو حاصل کیا جاسکے۔

عبادات کے ذریعے روحانی تربیت: نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

اسلامی تعلیمات میں عبادات نہ صرف ظاہری فرائض کا مجموعہ ہیں بلکہ یہ روحانی تربیت کا ذریعہ بھی ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے بنیادی ارکان اسلام انسان کو اللہ کے قریب کرتے ہیں اور نفس کی تزکیہ میں مدد دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ قیام اللیل، ذکر، دعا اور استغفار جیسی باطنی عبادات روحانی صفائی اور اللہ کی محبت میں غرق ہونے کا ذریعہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت میں یہ عبادات عملی طور پر ایک مکمل منہج کی صورت میں موجود ہیں، جو روحانی و اخلاقی کمال کی راہ ہموار کرتی ہیں۔

نماز کی اہمیت قرآن و حدیث میں بار بار بیان ہوئی ہے، جو بندے کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

<sup>35</sup> الإمام النسائي، سنن النسائي، مصر: دار الحديث، 1999، حدیث نمبر 1158

<sup>36</sup> عبدالحمید، ڈاکٹر۔ تعلیم و تربیت میں سیرت النبی ﷺ کا اطلاق، لاہور: دار العلوم، 2020، ص 217

<sup>37</sup> مودودی، مولانا۔ سیرت النبی ﷺ اور معاشرتی انصاف، کراچی: مکتبہ اسلامی، 2018، ص 255



إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ<sup>38</sup>

"بے شک نماز (نماز کی ادائیگی) فحش اور منکر سے روکتی ہے۔"

یہ آیت نماز کی روحانی اور اخلاقی تربیت کو واضح کرتی ہے کہ نماز انسان کو گناہوں سے بچاتی ہے اور باطنی پاکیزگی کا ذریعہ بنتی ہے۔ روزہ، زکوٰۃ اور حج بھی اللہ کی عبادت کے ذریعے نفس کی اصلاح اور خدمت خلق کی عملی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے، زکوٰۃ مال کی پاکیزگی ہے اور حج اخوت اور اتحاد کا درس دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے قیام اللیل کو تقویٰ کی علامت قرار دیا:

"رَحِمَهُ اللَّهُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ الْوُثْرِ وَصَلَاةُ اللَّيْلِ"<sup>39</sup>

"اللہ رحمت کرے، اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نماز وتر اور رات کی نماز ہے۔"

قیام اللیل روحانی بلندی کا ذریعہ ہے جو انسان کی محبت الہی اور قرب الہی میں اضافہ کرتا ہے۔ ذکر، دعا اور استغفار باطنی صفائی کے عملی طریقے ہیں جو انسان کو اپنی کمزوریوں اور خطاؤں کا احساس دلاتے ہیں اور اللہ سے رحمت کی طلب میں مشغول رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الذِّكْرُ"<sup>40</sup>

"سب سے بہترین عبادت ذکر ہے۔"

ذکر انسان کے دل کو نرم کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ تعلق کو مستحکم بناتا ہے۔

"روحانی تربیت کے لیے بنیادی عبادات کے ساتھ ساتھ قیام اللیل، ذکر، دعا اور استغفار کو لازمی طور پر اپنی زندگی کا

حصہ بنانا چاہیے تاکہ باطن کی صفائی ممکن ہو اور انسان اللہ کی قربت حاصل کرے۔"<sup>41</sup>

شیخ عبدالغنی نعیمی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صرف ظاہری عبادات کافی نہیں بلکہ باطنی عبادات جیسے قیام اللیل، ذکر، دعا اور استغفار روحانی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں جو انسان کو اللہ کی قربت اور روحانی پاکیزگی کی طرف لے جاتے ہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی بیان کرتے ہیں:

"نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے ذریعے نفس کی اصلاح ہوتی ہے، اور قیام اللیل، دعا اور استغفار کے ذریعے دل کی نرمیاں اور اللہ کی محبت بڑھتی ہے۔ یہ دونوں پہلو روحانی تربیت کا لازمی حصہ ہیں۔"<sup>42</sup>

علامہ شبیر احمد عثمانی نے روحانی تربیت کے دو پہلوؤں یعنی ظاہری عبادات اور باطنی مشقوں کو واضح کیا ہے، جو مل کر انسان کی مکمل اصلاح اور اللہ کے قرب کا باعث بنتے ہیں۔

روحانی و عباداتی تربیت کا مکمل نظام نبی ﷺ کی سیرت میں واضح ہے جو ظاہری اور باطنی عبادات کو ایک ساتھ ملا کر انسان کو اللہ کے قرب کی منزل تک پہنچاتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج نفس کی اصلاح کے بنیادی ارکان ہیں، جبکہ قیام اللیل، ذکر، دعا اور استغفار باطنی صفائی کے عملی طریقے ہیں۔ اگر موجودہ تعلیمی و تربیتی نظام میں ان کو شامل کیا جائے تو نوجوان نسل میں اخلاقی، روحانی اور فکری کمال پیدا کیا جاسکتا ہے۔

### تربیت میں تدریج کا اصول

نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ میں تربیت کا ایک اہم اصول تدریج ہے، جس کے ذریعے انسانوں کے دلوں کو ایمان کی بنیاد پر مضبوط کیا گیا اور پھر ناپسندیدہ عادات و برائیوں کو مرحلہ وار ترک کروایا گیا۔ قرآن و حدیث میں بھی اس اصول کی روشنی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعلیمات کو اس طرح نازل کیا کہ وہ انسانی فطرت اور حالات کے مطابق ہوں تاکہ لوگ آسانی سے ان پر عمل کر سکیں۔ خاص طور پر شراب نوشی، سود خوری، فحاشی اور دیگر برائیوں کا خاتمہ تدریجی طور پر کیا گیا تاکہ دل اور

<sup>38</sup> العنکبوت: 45

<sup>39</sup> الإمام النسائی، سنن النسائی، مصر: دار الحديث، 1999، حدیث نمبر 1607

<sup>40</sup> ابن ماجہ، امام۔ سنن ابن ماجہ۔ حدیث نمبر 3799

<sup>41</sup> نعیمی، شیخ عبدالغنی۔ روحانی تربیت کے اصول۔ لاہور: دارالعلوم، 2019، ص 168

<sup>42</sup> عثمانی، علامہ شبیر احمد۔ اسلامی عبادات اور روحانی کمال۔ کراچی: مکتبہ تحقیق، 2021، ص 133



عقل دونوں تیار ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں ایمان کی تعلیمات نازل کیں تاکہ لوگوں کے دل مضبوط ہوں:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ"<sup>43</sup>

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔"

یہ آیت ایمان کی بنیاد پر زور دیتی ہے، جس پر بعد میں دیگر احکامات کا نفاذ ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے دلوں کی تیاری کے بعد ایسے احکامات نازل کیے جو لوگوں کی فطرت اور حالات کے مطابق تھے۔ قرآن میں شراب نوشی اور سود کے متعلق نازل ہونے والے احکامات کو دیکھیں:

"فِيهِمْ شَرَابٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ"<sup>44</sup>

"ان میں کچھ نقصان ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدہ بھی۔"

"لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ"<sup>45</sup>

"جب تم نشے میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔"

"إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ"<sup>46</sup>

"شراب اور جوئے اور بت اور قسمت کے تیر شیطان کا گندہ کام ہیں۔"

یہ تین مراحل ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح برائی کو قدم بہ قدم ترک کروایا گیا تاکہ لوگ اچانک پابندیوں کا شکار نہ ہوں بلکہ نرم رویہ اپناتے ہوئے برائیوں سے باز آئیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری فرماتے ہیں:

"تدریجی اصلاح انسان کی نفسیات اور معاشرتی حقیقتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ابتدا

میں محبت اور ایمان کی بنیاد رکھی، پھر عملی زندگی کے سخت احکامات نازل کیے تاکہ تعلیمات آسانی سے قبول کی جا

سکیں۔"<sup>47</sup>

ڈاکٹر طاہر القادری اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تدریجی اصلاح کا فلسفہ انسان کی فطری اور ذہنی تیاری کے مطابق ہے، جو ہر دور میں قابل عمل ہے۔ مولانا مفتی

تقی عثمانی کہتے ہیں:

"شراب اور سود کی ممانعت کے سلسلے میں قرآن نے تدریجی حکمت عملی اپنائی تاکہ دلوں میں تبدیلی پیدا ہو، اور لوگ

مکمل انکار کی طرف بڑھیں۔ یہ نظام تعلیم و تربیت میں بھی اپنایا جاسکتا ہے۔"<sup>48</sup>

مولانا مفتی تقی عثمانی یہاں تدریجی حکمت عملی کی اہمیت اور اس کے اثرات کو واضح کرتے ہیں، جو تربیت کے ہر شعبے میں اپنایا جانا چاہیے تاکہ تبدیلی پائیدار

ہو۔ نبی ﷺ کی سیرت میں تدریج کا اصول ایک بہترین تربیتی طریقہ ہے جو ایمان کی بنیاد پر دلوں کی تیاری کے بعد برائیوں کو مرحلہ وار ترک کروانے کی حکمت عملی ہے۔

موجودہ تعلیمی و تربیتی نظام میں بھی اس اصول کو شامل کر کے ہم معاشرتی برائیوں کے خاتمے اور کردار کی اصلاح میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

**عصر حاضر میں سیرت نبوی ﷺ کا جامع اطلاق**

آج کے پیچیدہ دور میں جہاں اخلاقی گراؤ، سماجی انتشار اور روحانی خلا عام مسائل بن چکے ہیں، وہاں نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ کو تعلیم و تزکیہ کے ہر

شعبے میں شامل کرنا ایک موثر حل کے طور پر سامنے آتا ہے۔ دینی مدارس و جامعات میں سیرت نبوی ﷺ کو نصاب کا لازمی اور بنیادی حصہ قرار دینا بے حد ضروری ہے

<sup>43</sup> النساء: 136

<sup>44</sup> البقرة: 219

<sup>45</sup> النساء: 43

<sup>46</sup> المائدة: 90

<sup>47</sup> القادری، ڈاکٹر طاہر۔ اسلامی تربیت کا فلسفہ۔ لاہور: مکتبہ فکر، 2017، ص 82

<sup>48</sup> عثمانی، مفتی تقی۔ اسلامی قانون اور تدریجی اصلاح۔ کراچی: دارالعلوم، 2019، ص 149



تاکہ طلبہ کو نبی ﷺ کے اخلاق، کردار، رحمت اور حکمت سے روشناس کرایا جائے۔ یہ تعلیمی عمل نہ صرف علمی معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ عملی زندگی میں ان تعلیمات کو اپنانے کی ترغیب بھی دیتا ہے، جس سے طلبہ کی شخصیت میں نرمی، صبر، اور عدل جیسے اخلاقی اوصاف پروان چڑھتے ہیں۔

اسی طرح عصری تعلیمی اداروں جیسے اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں اخلاقی تربیت کو سیرت نبوی ﷺ کے ساتھ مربوط کرنا ضروری ہے تاکہ نوجوان نسل میں محبت، رواداری، اور ذمہ داری جیسے اقدار کو فروغ دیا جاسکے۔ اس ضمن میں اساتذہ کی تربیت کا کردار بہت اہم ہے؛ انہیں نبی ﷺ کے اسلوب تعلیم یعنی حکمت، شفقت اور تدریج کے طریقہ کار سے آراستہ کرنا چاہیے تاکہ وہ طلبہ کی نفسیات اور حالات کو سمجھتے ہوئے موثر تدریس کر سکیں۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے سیرت پر مبنی تربیتی ورکشاپس اور کورسز کا انعقاد نہایت ضروری ہے، جو ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے ساتھ ساتھ ان میں روحانی و اخلاقی بیداری بھی پیدا کریں۔

معاشرتی اصلاح کے لیے سیرت نبوی ﷺ پر مبنی ایک جامع تربیتی نظام کی تشکیل ناگزیر ہے، جو نہ صرف فرد کی تربیت کرے بلکہ پورے معاشرے میں عدل، محبت، رواداری اور خدمت خلق کے جذبے کو فروغ دے۔ یہ نظام معاشرتی برائیوں، نفرت اور انتشار کے خاتمے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے اور نوجوانوں کو مثالی کردار اپنانے اور مثبت سماجی کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس طرح سیرت نبوی ﷺ کی تعلیمات کو تعلیمی و تربیتی اداروں، اساتذہ کی تربیت، ورکشاپس اور معاشرتی اصلاح کے تمام مراحل میں مربوط کر کے ایک متوازن، مہذب اور پائیدار معاشرے کی تشکیل ممکن ہے، جو آج کے دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

نتیجہ

1. سیرت نبوی ﷺ کی تعلیمات سے نوجوانوں میں اخلاقی قدریں مضبوط ہوتی ہیں۔
2. تدریسی نصاب میں سیرت کا شامل ہونا طلبہ کی عملی زندگی میں مثبت تبدیلی لاتا ہے۔
3. اساتذہ کی تربیت میں نبی ﷺ کے اسلوب کا نفاذ تدریسی معیار کو بہتر بناتا ہے۔
4. تربیتی ورکشاپس سے اخلاقی و روحانی بیداری میں اضافہ ہوتا ہے۔
5. سیرت پر مبنی نظام تربیت معاشرتی برائیوں اور انتشار کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
6. دینی و عصری اداروں کے مابین ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے جس سے تعلیمی ماحول بہتر ہوتا ہے۔
7. ایک متوازن اور مہذب معاشرہ تشکیل پاتا ہے جو اخلاق، عدل اور خدمت خلق کا حامل ہوتا ہے۔

سفارشات

1. دینی مدارس اور جامعات کے نصاب میں سیرت نبوی ﷺ کو لازمی اور تفصیلی طور پر شامل کیا جائے۔
2. اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں اخلاقی تربیت کو سیرت کی تعلیمات کے ساتھ مربوط کیا جائے۔
3. اساتذہ کے لیے "معلم اول" ﷺ کے اسلوب پر مبنی تربیتی پروگرامز اور ورکشاپس منعقد کیے جائیں۔
4. تربیتی ورکشاپس کو تعلیمی اداروں اور سماجی تنظیموں میں عام کیا جائے تاکہ روحانی و اخلاقی تربیت میں اضافہ ہو۔
5. سیرت نبوی ﷺ کی تعلیمات کو معاشرتی اصلاح کے لیے ایک جامع تربیتی نظام کا حصہ بنایا جائے۔
6. تعلیمی و تربیتی اداروں میں تدریجی اصلاح کے اصول کو اپنایا جائے تاکہ تبدیلی موثر اور پائیدار ہو۔
7. حکومت اور تعلیمی ادارے اساتذہ کی تربیت اور نصاب سازی میں سیرت کے اطلاق کے لیے مشترکہ حکمت عملی وضع کریں۔

خلاصہ کلام

تعلیم و تہذیب کے نظام میں سیرت النبی ﷺ کا اطلاق ایک جامع اور موثر طریقہ ہے جو دینی و عصری دونوں اداروں میں اخلاقی، روحانی اور سماجی تربیت کو ممکن بناتا ہے۔ دینی مدارس و جامعات میں سیرت کو نصاب کا لازمی حصہ بنا کر طلبہ کو نبی ﷺ کے عملی کردار اور اخلاقیات سے روشناس کرایا جاتا ہے، جبکہ عصری اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اخلاقی تربیت کو سیرت کی تعلیمات سے مربوط کیا جاتا ہے تاکہ نوجوان نسل میں صبر، عدل، محبت اور رواداری جیسے اخلاقی اوصاف پروان چڑھیں۔ اساتذہ کی تربیت میں "معلم اول" ﷺ کے اسلوب یعنی حکمت، شفقت اور تدریجی تعلیم کو اپنانا ضروری ہے تاکہ وہ موثر طریقے سے طلبہ کی رہنمائی کر سکیں۔





تربیتی ورکشاپس اور پروگرامز کے ذریعے اخلاقی و روحانی تربیت کو فروغ دیا جاتا ہے اور معاشرتی اصلاح کے لیے سیرت کی بنیاد پر ایک مکمل تربیتی نظام وضع کیا جاتا ہے جو اخلاقی زوال، نفرت اور سماجی انتشار کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اس طرح سیرت نبوی ﷺ کی تعلیمات کو تعلیم و تزکیہ کے ہر مرحلے میں نافذ کر کے ایک متوازن، مہذب اور مثبت معاشرے کی تشکیل ممکن بنائی جاسکتی ہے۔

#### مصادر و مراجع

1. احمد بن حنبل۔ مسند احمد۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2007۔
2. راغب اصفہانی۔ المفردات فی غریب القرآن۔ بیروت: دار القلم، 2007۔
3. بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ بیروت: دار التقدیم للطباعة والنشر، 1997۔
4. قرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لأحكام القرآن۔ قاہرہ: دار المعارف، 1374ھ۔
5. سیوطی، جلال الدین۔ الدر المنثور۔ بیروت: دار صادر، 1408ھ۔
6. طباطبائی، محمد حسین۔ تفسیر المیزان۔ قم: مؤسسۃ المیزان، 1403ھ۔
7. ابن قیم الجوزیہ۔ زاد المعاد۔ ریاض: دار ابن القیم، 1410ھ۔
8. ابن قیم، محمد بن عبد اللہ۔ مدارج السالکین۔ دمشق: دار ابن کثیر، 2000۔
9. ابن حجر عسقلانی۔ فتح الباری۔ قاہرہ: دار القلم، 1399ھ۔
10. ابن کثیر، اسماعیل۔ تفسیر ابن کثیر۔ دمشق: دار الکتب العلمیہ، 1414ھ۔
11. ابن منظور۔ لسان العرب۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2010۔
12. مسلم بن حجاج۔ الصحیح المسلم۔ لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2006۔
13. نسائی، سلیمان بن اشعث۔ سنن النسائی۔ لاہور: مکتبہ قادریہ، 1999۔
14. صلیبا، جمیل۔ المعجم الفلسفی۔ بیروت: دار الکتب اللبنانی، 1982۔
15. ترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ سنن الترمذی۔ لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2017۔
16. قادری، محمد طاہر۔ درس و تدریس کے اصول۔ لاہور: ادارہ منہاج القرآن، 2015۔
17. قادری، محمد طاہر۔ تعلیم و تربیت کے نظریات۔ لاہور: ادارہ منہاج القرآن، 2010۔
18. قادری، محمد طاہر۔ اسلامی تربیت کا فلسفہ۔ لاہور: مکتبہ فکر، 2017۔
19. مودودی، ابوالاعلیٰ۔ تفسیر القرآن الکریم۔ کراچی: ادارہ فیضان اسلام، 1988۔
20. مودودی، ابوالاعلیٰ۔ نظام اسلامی۔ لاہور: ادارہ فیضان اسلام، 1992۔
21. مودودی، ابوالاعلیٰ۔ سیرت النبی ﷺ اور معاشرتی انصاف۔ کراچی: مکتبہ اسلامی، 2018۔
22. عثمانی، شبیر احمد۔ شرح تفسیر قرآن۔ کراچی: ادارہ الفکر الاسلامی، 1995۔
23. عثمانی، شبیر احمد۔ اسلامی عبادات اور روحانی کمال۔ کراچی: مکتبہ تحقیق، 2021۔
24. عثمانی، محمد تقی۔ اسلامی قانون اور تدریجی اصلاح۔ کراچی: دارالعلوم، 2019۔
25. نعیمی، عبد الغنی۔ روحانی تربیت کے اصول۔ لاہور: دارالعلوم، 2019۔
26. عبد الحمید، ڈاکٹر۔ تعلیم و تربیت میں سیرت النبی ﷺ کا اطلاق۔ لاہور: دارالعلوم، 2020۔



### **Bibliography**

1. Ahmad ibn Hanbal. Musnad Ahmad. Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, 2007.
2. al-Asfahani, al-Raghib. Al-Mufradat fi Gharib al-Qur'an. Beirut: Dar al-Qalam, 2007.
3. al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il. Sahih al-Bukhari. Beirut: Dar al-Taqaddum li al-Tiba'ah wa al-Nashr, 1997.
4. al-Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad. Al-Jami' li-Ahkam al-Qur'an. Cairo: Dar al-Ma'arif, 1374H.
5. al-Suyuti, Jalal al-Din. Al-Durr al-Manthur. Beirut: Dar Sadir, 1408H.
6. al-Tabataba'i, Muhammad Husayn. Tafsir al-Mizan. Qom: Mu'assasat al-Mizan, 1403H.
7. Ibn al-Qayyim al-Jawziyyah. Zad al-Ma'ad. Riyadh: Dar Ibn al-Qayyim, 1410H.
8. Ibn al-Qayyim, Muhammad ibn 'Abd Allah. Madarij al-Salikin. Damascus: Dar Ibn Kathir, 2000.
9. Ibn Hajar al-'Asqalani. Fath al-Bari. Cairo: Dar al-Qalam, 1399H.
10. Ibn Kathir, Isma'il. Tafsir Ibn Kathir. Damascus: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1414H.
11. Ibn Manzur. Lisan al-'Arab. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 2010.
12. Muslim ibn al-Hajjaj. Al-Sahih al-Muslim. Lahore: Maktabah Rahmaniyyah, 2006.
13. al-Nasa'i, Sulayman ibn al-Ash'ath. Sunan al-Nasa'i. Lahore: Maktabah Qadiriyyah, 1999.
14. Saliba, Jamil. Al-Mu'jam al-Falsafi. Beirut: Dar al-Kitab al-Lubnani, 1982.
15. al-Tirmidhi, Muhammad ibn 'Isa. Sunan al-Tirmidhi. Lahore: Maktabah Islamiyyah, 2017.
16. Qadri, Muhammad Tahir. Dars wa Tadrees ke Usool. Lahore: Idarah Minhaj al-Qur'an, 2015.
17. Qadri, Muhammad Tahir. Ta'lim wa Tarbiyat ke Nazariyat. Lahore: Idarah Minhaj al-Qur'an, 2010.
18. Qadri, Muhammad Tahir. Islami Tarbiyat ka Falsafah. Lahore: Maktabah Fikr, 2017.
19. Maududi, Abu al-A'la. Tafsir al-Qur'an al-Karim. Karachi: Idarah Faizan-e-Islam, 1988.
20. Maududi, Abu al-A'la. Nizam Islami. Lahore: Idarah Faizan-e-Islam, 1992.
21. Maududi, Abu al-A'la. Sirat al-Nabi ﷺ aur Mu'ashrati Insaaf. Karachi: Maktabah Islami, 2018.
22. Usmani, Shabbir Ahmad. Sharh Tafsir Qur'an. Karachi: Idarah al-Fikr al-Islami, 1995.
23. Usmani, Shabbir Ahmad. Islami 'Ibadat aur Ruhani Kamal. Karachi: Maktabah Tahqiq, 2021.
24. Usmani, Muhammad Taqi. Islami Qanoon aur Tadriji Islah. Karachi: Dar al-'Ulum, 2019.
25. Naeemi, 'Abd al-Ghani. Ruhani Tarbiyat ke Usool. Lahore: Dar al-'Ulum, 2019.
26. 'Abd al-Hamid, Dr. Ta'lim wa Tarbiyat mein Sirat al-Nabi ﷺ ka Itlaq. Lahore: Dar al-'Ulum, 2020.